جناب مولوی محمد علی صاحب سے ایک اور سوال

مسئلہ کفر و اسلام کے متعلق

ہم اپنی اشاعت مورخہ ۱۸ - اپریل میں جناب مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں یہ مشورہ پیش کر چکے ہیں - کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان تحریروں کا جو حضور نے اپنے منکرین کے متعلق تحریر فرمائی ہیں علیحدگی میں اطمینان کے ساتھ مطالعہ کریں - اور اپنا مسلک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منکرین کے متعلق وہی بنالیں - جس کے اختیار کرنے کی حضور نے اپنی جماعت کو تعلیم دی ہے کیونکہ ممکن ہے - کہ اس طریق کے اختیار کرنے سے کفر و اسلام کے مسئلہ کی حقیقت جناب مولوی صاحب پر آشکار ہو جائے ؛

اسی سلسلہ میں ہم جناب مولوی محمد علی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر کی طرف توجہ دلاتے ہیں - جو حضور نے اشتہار حسین کامی سفیر سلطان روم کے نام سے شائع فرمائی - اور جس کے دوران میں حضور نے تحریر فرمایا :-

"خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے

الگ رہے گا - وہ کاٹا جائے گا بادشاہ ہو - یا غیر بادشاہ !"

ہم جناب مولوی محمد علی صاحب سے باادب سوال کرتے ہیں - کہ کیا حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر کو اپنے دعوے کے مطابق سر آنکھوں پر رکھنے کے لئے تیار ہیں - یا نہیں - اور کیا مولوی صاحب کا یہ ایمان ہے یا نہیں - کہ جو شخص بھی مسلمانوں میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے الگ رہے گا - وہ کاٹا جائے گا - بادشاہ ہو - یا غیر بادشاہ ؛

اگر آپ کا یہ ایمان ہے - تو براہ مہربانی آپ اس امر کی وضاحت فرمائیں - کہ یہاں کاٹا جائیگا سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کیا مراد ہے - کیا حضور کی یہ مراد تھی - کہ ہر ایسا شخص قتل کیا جائے گا - جو آپ سے الگ رہے گا - یا یہ مراد تھی - کہ اس کا مال و اسباب ضائع ہو جائیگا یا یہ مراد تھی - کہ اس کی نسل قطع ہو جائے گی - یا کیا حضور کی یہ مراد تھی - کہ مسلمانوں میں سے ہر وہ شخص جو آپ سے علیحدہ رہے گا - اور آپ کو قبول نہ کرے گا - اس کا اللہ تعالیٰ سے روحانی تعلق کٹ جائے گا - اور کوئی روحانیت اس کے اندر باقی نہیں رہے گی - اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہی مراد تھی - اور یقیناً یہی مراد تھی - حتےٰ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب بھی اسے تسلیم کرنے پر مجبور ہوں گے - کہ یہی مراد تھی - تو پھر جناب مولوی صاحب یہ فرمائیں - کہ کیا ان کے عقیدہ کی رُو سے یہ لازم نہیں آتا - کہ مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے علیحدہ ہیں - وہ ہیں تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مسلمان - لیکن اللہ تعالیٰ سے ان کے تمام رشتے منقطع ہو چکے ہیں - اور اگر یہ صحیح ہے تو مولوی صاحب وضاحت سے اعلان فرمائیں کہ میں اپنے عقیدہ کی رو سے غیر احمدیوں کو سچا تو مسلمان ہی جانتا ہوں - لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر کے مطابق یہ یقین رکھتا ہوں - کہ یہ لوگ کاٹے جا چکے ہیں - یعنی ان کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اب کوئی روحانی تعلق نہیں ہے ؛

اگر جناب مولوی محمد علی صاحب اس قسم کا اعلان کر دیں - تو پھر دُنیا خود فیصلہ کر لے گی کہ آیا جناب مولوی صاحب کا مزعومہ عقیدہ جس کی رُو سے وہ تمام غیر احمدیوں کو حقیقتاً مسلمان سمجھتے ہیں - محض غیر احمدیوں کو خوش کرنے کے لئے ہے - یا جناب مولوی صاحب اس پر علےٰ وجہ البصیرت قائم ہیں - اگر جناب مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام تحریروں کے پابند ہیں - جیسا کہ وہ دعوےٰ کرتے ہیں - تو پھر یقیناً عقیدہ تو غیر احمدیوں کے متعلق مولوی صاحب کا بھی وہی ہے - جو ہمارا ہے - البتہ وہ غیر احمدیوں کو خوش کرنے اور ہمارے خلاف اُکسانے اور اشتعال دلانے کی خاطر ان کے متعلق خوشنما الفاظ استعمال فرماتے رہتے ہیں ؛

مسلم لیگ یا کانگرس میں شامل ہونے کا سوال

اخبارات میں یہ خبر غلط طور پر شائع ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت میں ایک سب کمیٹی اس غرض سے قائم کی گئی ہے - کہ وہ تجاویز پیش کرے - جماعت احمدیہ کو مسلم لیگ میں شامل ہونا چاہیئے - یا کانگرس میں - بعض اخبارات نے اپنے اپنے نقطہ نگاہ سے اس پر رائے زنی کی ہے آج (۱۸ - اپریل) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں اس معاملہ کا وضاحت سے ذکر فرمایا - اور بتایا کہ بحیثیت جماعت مسلم لیگ میں یا کانگرس میں جماعت احمدیہ کے شامل ہونے کا سوال نہ کبھی زیر غور آیا - اور نہ آسکتا ہے - سوال زیر غور صرف یہ رہا ہے - کہ کیا کوئی احمدی اپنے عقائد پر قائم رہتا ہوا انفرادی حیثیت سے مسلم لیگ میں داخل ہو سکتا ہے - یا کانگرس میں ؛

حضور نے اس معاملہ کے تمام پہلوؤں پر تفصیل سے روشنی ڈالی جسے ناظرین خطبہ جمعہ میں پڑھیں گے - انشاء اللہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ شہادت ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالے کے فضل و کرم سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی اچھی ہے

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ بخیر و عافیت ہے۔

آج شام کو حضرت نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کی طرف سے ان کے صاحبزادہ خان مسعود احمد خان صاحب کے بچہ کے عقیقہ کی تقریب پر شاندار دعوت طعام وسیع پیمانہ پر دی گئی۔ جس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالے نے بھی شمولیت فرمائی اور دعا کی۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بخار۔ کھانسی اور بندش پیشاب کے دورہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

"الفضل" پیغام صلح کا مطالبہ پورا کرنے کے لئے تیار ہے

"الفضل" نے حال میں جناب مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں جو مطالبات از سر نو پیش کئے ہیں۔ اور جن کے جواب میں مولوی صاحب اور ان کے ساتھی ہمیشہ لاجواب رہے ہیں۔ ان کے متعلق "پیغام صلح" (۸ اپریل) نے لکھا ہے۔

"معاصر "الفضل" اگر اپنے مطالبات کا جواب چاہتا ہے تو اسے چاہیئے کہ پہلے ہمارے مطالبہ کا جواب دے۔ **صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف سے ایک حوالہ** ایسا پیش کر دے۔ جو غیر احمدی کے جنازہ کے متعلق جماعت قادیان کے موجودہ مسلک کا مؤید ہو۔ بس اس سے زیادہ ہم کچھ نہیں چاہتے۔ اس کے بعد ہم اس کے سب مطالبات کا جواب دیں گے"

خوشی کی بات ہے۔ کہ "پیغام صلح" نے ہمارے "سب مطالبات کا جواب" دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ وہ اس پر قائم نہ رہ سکے۔ اس سلسلہ میں اس نے ہم سے جو مطالبہ کیا ہے۔ اس کے متعلق صرف اتنا بتا دے۔ کہ تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس کی کیا مراد ہے۔ اور پھر ان میں سے غیر احمدی کے جنازہ کے متعلق اپنی پارٹی کے موجودہ مسلک کا مؤید ایک حوالہ بھی نقل کر دے۔ تاکہ ہم پیغام کے مطالبہ کی اس شرط کا مطلب صحیح طور پر سمجھ سکیں۔ اور اسے پورا کرنے کی کوشش کر سکیں۔

یہ گزارش کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے رسالہ "ثالث بننے کی دعوت" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جو چار فتوے پیش کئے ہیں۔ ان میں سے پہلے کا حوالہ "فتاویٰ احمدیہ" دیا ہے۔ دوسرے کا "رد تکفیر اہل قبلہ" تیسرے کا "بدر ۱۳ مئی ۱۹۰۹ء" اور چوتھے کا "خط مرقومہ حضرت مسیح موعود جو میاں ... صاحب کے قبضہ میں ہے۔ یا انہوں نے تلف کر دیا ہے"

ظاہر ہے کہ ان چیزوں میں سے کسی کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔ اور جس بات کی پابندی خود مولوی محمد علی صاحب نے نہیں کی۔ وہ ہم پر کیوں عائد کی جاتی ہے۔ اور کیوں ہمیں اجازت نہیں دی جاتی۔ کہ جن ذرائع سے مولوی صاحب نے کام لیا ہے۔ انہیں ہم بھی استعمال کر سکیں۔ جناب مولوی صاحب نے مذکورہ بالا ذرائع سے جو حوالے پیش کئے ہیں۔ ان میں نہایت افسوسناک تحریف سے کام لے کر انہیں اپنے حسب منشاء بنانے کی کوشش کی ہے لیکن ہم انشاء اللہ "پیغام صلح" کے جواب میں نہایت واضح اور مکمل حوالہ پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ صرف تصانیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس کی جو مراد ہے۔ اس کی وضاحت کر دے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سادہ زندگی

ایک ذکر پر فرمایا کہ ایک سال سے زیادہ عرصہ گزرا ہے۔ کہ میں نے گوشت کا مونہہ نہیں دیکھا ہے۔ اکثر مسی روٹی (بیسنی) یا اچار اور دال کے ساتھ کھا لیتا ہوں۔ آج بھی اچار کے ساتھ روٹی کھائی ہے۔

نسخ مدامی

فرمایا کہ ایک سالک کی عمر میں نسخ ہوتا رہتا ہے۔ انبیاء کی زندگی میں بھی نسخ ہوتا ہے۔ اسی لئے اول حالت آخر حالت کے ساتھ مطابق نہیں ہوا کرتی جسمانی حالتوں میں بھی نسخ دیکھا جاتا ہے۔

تناسب اعضاء کا نام حُسن ہے

خوشخطی پر ذکر ہوا فرمایا کہ حُسن تناسب اعضا کا نام ہے۔ جب تک یہ نہ ہو ملاحت نہیں ہوتی۔ اللہ تعالے نے اسی لئے اپنی صفت۔ فسوّٰک فعدلک فرمائی ہے۔ عدلک کے معنی تناسب کے ہیں۔ کہ نسبتی اعتدال ہر جگہ ملحوظ رہے۔

توجہ کی دو قسمیں

ایک توجہ محبت کی ہوتی ہے۔ اور ایک عداوت کی۔ وہ بھی مفید ہوا کرتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت عداوت ہی کی توجہ تھی۔ کہ عدوانہ رنگ میں ہر جگہ آپ کا چرچا ہوا کرتا۔ آپ کے بعد مسیلمہ کذاب وغیرہ بھی مدعی ہوئے۔ مگر ان کو کسی نے پوچھا بھی نہ۔ اسی طرح اب اس وقت ہماری طرف لوگوں کی توجہ ہے۔ جہاں جاؤ ادھر ادھر کی بات میں ہمارا ذکر ضرور آجاتا ہے۔

دابۃ الارض

فرمایا کہ دابۃ الارض کے معنی قرآن شریف سے ہی معلوم کرنے چاہئیں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے قصے میں یہ لفظ آیا ہے۔ وہاں کیڑے ہی کے معنی ہیں۔ پس معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سے مراد ہاتھی وغیرہ جانور ہرگز نہیں ہے۔

(البدر ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

انگلستان کے احمدیوں کے متعلق تازہ اطلاع

لنڈن ۱۷ اپریل۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کرتے ہیں۔

لنڈن پر زبردست ترین ہوائی حملہ ہوا۔ جو تمام رات جاری رہا۔ بہت نقصان ہوا۔ بہت عمارتیں یا تو تباہ ہو گئیں۔ یا ان کو سخت نقصان پہونچا۔ عبد المنان صاحب تین روز کے سفر کے بعد سلامتی سے ایڈنبرا پہونچ گئے ہیں۔ تمام ممبر بفضلہ بخیریت ہیں دعاؤں کی درخواست ہے۔

درخواست دُعا

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سید داؤد احمد صاحب سید محمد احمد صاحب ایف اے کا صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تھرڈ پروفیشنل ایم۔ بی۔ بی ایس کا اور خاکسار بی۔ ای۔ ایل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عطاء الرحمن درد بی۔ اے لاء کالج

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت سے

کسی مامور کے صدق و کذب کو پہچاننے کا ایک بہت بڑا ذریعہ یہ ہے۔ کہ اس کے تعلق باللہ کا مشاہدہ کیا جائے۔ یعنی دیکھا جائے۔ کہ اس کا خدا سے اور خدا کا اس سے کیسا تعلق ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں زمین و آسمان میں جو کچھ ہے۔ وُہ اس کے علم میں ہے۔ اور سینہ کے تمام پوشیدہ اسرار اُس پر پُوری طرح عیاں ہیں۔ ان حالات میں یہ قطعی طور پر ناممکن ہے۔ کہ خدا ایک شخص کی بدعملیوں کی وجہ سے اس سے ناراض ہو۔ وُہ شخص جھوٹا اور کاذب ہو۔ اور پھر بھی خدا کی تائید اور نصرت اسے حاصل ہو۔ اسی طرح یہ بھی ناممکن ہے کہ وُہ تحدی کے ساتھ کہہ سکے۔ کہ اگر میرا خدا کے ساتھ تعلق نہیں۔ تو وُہ مجھے ٹکڑے ٹکڑے کردے۔ یا اپنے عذاب سے تباہ و برباد کردے۔ اگر کوئی شخص خدا پر یقین رکھتا ہے۔ تو بدعمل ہونے کی حالت میں یہ بالکل غیر ممکن ہے۔ کہ وُہ اپنے اعمال پر خدا کو گواہ قرار دے سکے اور تحدی کے طور پر کہہ سکے۔ کہ اگر میں بُرا ہوں تو میرا خدا مجھے اپنے غضب کا نشانہ بنائے اس قسم کی تحدی اسی صورت میں کی جاسکتی ہے جب کسی انسان کا خدا سے سچا تعلق ہو۔ اور وُہ جانتا ہو۔ کہ خدا میرے ساتھ ہے۔

غرض کسی مدعی کی صداقت معلوم کرنے کا یہ بھی ایک زبردست معیار ہے۔ کہ اس کے تعلق باللہ کو دیکھا جائے۔ اور خدا کے اُس سلوک کو دیکھا جائے۔ جو اس کے ساتھ ہے۔ اگر خدا کی نصرت، اور تائید اس کے شاملِ حال ہو۔ تو یہ گواہی اس بات کا ثبوت دے گی۔ کہ وُہ اپنے دعوے میں سچا ہے۔ اس معیار کو قرآن کریم نے بھی پیش کیا ہے۔ وُہ یہود کو مخاطب کرتے ہُوئے فرماتا ہے:۔

یا ایھا الذین ھادوا ان زعمتم انکم اولیاء للہ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین۔ کہ اے یہود! اگر تمہیں اس بات کا یقین ہے۔ کہ تم خدا کے دوست ہو۔ تو اس بات کے پہچاننے کا طریق یہ ہے۔ کہ تم خدا سے اپنی موت اور بربادی کی دُعا کرو۔ اگر تم خدا کے پیارے ہُوئے۔ تو یقیناً تم تباہ نہیں ہوگے۔ کیونکہ کون اپنے پیاروں کو ہلاک کیا کرتا ہے۔ لیکن اگر تباہ ہوگئے۔ تو یہ اس بات کا ثبوت ہوگا کہ تم اپنے دعوے میں جھوٹے تھے۔

یہ کتنا واضح معیار ہے۔ جو سچائی کا خدا تعالےٰ نے پیش فرمایا۔ وُہ کہتا ہے تمام قوتوں کا نقطۂ مرکزی مَیں ہوں۔ جو شخص میری طرف اپنے آپ کو منسوب کرتا۔ اور کہتا ہے۔ کہ میں خدا کی طرف سے مامور بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ وُہ یہ تحدی کرے۔ کہ اگر میں نے جھوٹے طور پر دعوے کیا ہے۔ تو خدا مجھے تباہ و برباد کردے۔ اور اگر میں اس کی طرف سے مامور ہُوں۔ تو میری مدد کرے۔ یہی اصل خدا نے یہود کے سامنے رکھا۔ مگر ساتھ ہی فرمادیا۔ ولا یتمنونہ ابداً بما قدمت ایدیھم۔ وُہ کبھی ایسی دُعا نہیں کریں گے۔ کیونکہ وُہ اپنے اعمالِ بد سے اچھی طرح آگاہ ہیں وُہ جانتے ہیں۔ کہ ان کا قدم جادۂ صداقت پر نہیں۔ بلکہ ضلالت اور گمراہی کے رستہ پر ہے۔ وُہ یہ بھی جانتے ہیں۔ کہ خدا بڑا قادر اور طاقتوں اور قوتوں کا مالک ہے اگر اس کے حضُور ایسی التجا کی گئی۔ تو ہماری تباہی یقینی ہے۔ اسی وجہ سے یہود نے گریز کیا۔ اور وُہ مقابلہ پر نہ آئے۔ اور اس طرح ظاہر ہوگیا۔ کہ وُہ اپنے جھوٹے ہونے کو خود بھی جانتے ہیں۔

پس سچا انسان نڈر ہوتا ہے۔ وُہ میدانِ مقابلہ میں بڑی جُرأت، اور بہادری سے نکلتا۔ اور سخت سے سخت مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وُہ جانتا ہے کہ خدا اس کے ساتھ ہے۔ اور خدا ایسا نہیں۔ کہ وُہ سچائی کو برباد کردے اور جھوٹ کو تقویت بخشے۔

آیئے۔ قرآن کریم کے اس معیار کے رُو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو جانچیں۔ اور دیکھیں۔ کہ کیا حضور علیہ السلام کو اپنے دعوے کی سچائی پر یقین تھا۔ یا نہیں۔ اگر تھا۔ تو کیا آپ نے اس قسم کی تمنّا کی۔ اس کے لئے آپ کی تحریرات کا مطالعہ کرنے سے آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ ان میں سچائی کی اتنی تیز شعاعیں پائی جاتی ہیں۔ جو انسانی نظر کو چکاچوند کر دیتی ہیں۔ اُن تحریرات کو پڑھنے کے بعد کوئی احمق ہی یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ آپ راستباز نہیں تھے۔ ورنہ ہر وُہ شخص جو خدا تعالےٰ کی قدرتوں پر یقین رکھتا ہے۔ اور جانتا ہے۔ کہ ہمارا خدا زندہ اور حیّ و قیّوم ہے۔ اور اس کے کارخانہ میں جھوٹے مدعی کبھی پنپ نہیں سکتے وہ ایک لحظہ کے لئے بھی آپ کی سچائی میں شبہ نہیں کرسکتا۔ چنانچہ ملاحظہ فرمایئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس تحدی کے ساتھ تحریر فرماتے ہیں۔

"مجھے اُس خدا کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اور جس پر افترا کرنا لعنتیوں کا کام ہے۔ کہ اُس نے مسیح موعُود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔ اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں۔ جو مجھے ہُوئی۔ اور جس کی سچائی اس کے متواتر نشانوں سے مجھ پر کھل گئی ہے۔ اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہوکر یہ قسم کھا سکتا ہوں۔ کہ وُہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہُوئی ہے۔ وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اپنا کلام نازل کیا تھا۔" (ایک غلطی کا ازالہ)

تجلیاتِ الٰہیہ میں فرماتے ہیں:۔

"میں اسی کی قسم کھا کر کہتا ہُوں۔ کہ جیسا کہ اس نے ابراہیم سے مکالمہ مخاطبہ کیا۔ اور پھر اسحاق سے اور اسمٰعیل سے۔ اور یعقوب سے۔ اور یوسف سے۔ اور موسےٰ سے۔ اور مسیح ابن مریم سے۔ اور سب کے بعد ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہمکلام ہُوا۔ کہ آپ پر سب سے زیادہ روشن اور پاک وحی نازل کی۔ ایسا ہی اس نے مجھے بھی اپنے مکالمہ و مخاطبہ کا شرف بخشا۔ مگر یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہُوا۔ اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا۔ اور آپ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے۔ تو پھر بھی میں کبھی یہ شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ اور یہ مکالمہ الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے۔ یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں۔ اور میری آخرۃ تباہ ہو جائے۔" (صفحہ ۲۵)

پھر اللہ تعالےٰ کے حضور دُعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اے میرے خدا! اے میرے ہادی و راہ نما۔ اگر یہ تیرا کلام نہیں۔ اگر تُو نے ہی مجھے خلیفہ مقرر نہیں کیا۔ اگر تُو نے ہی میرا نام عیسےٰ نہیں رکھا۔ اور تُو نے ہی میرا نام آدم نہیں رکھا۔ تو مجھے زندوں سے کاٹ ڈال۔ لیکن اگر میں تیری طرف سے ہوں۔ اور تیرا ہی ہُوں تو تُو میری مدد کر۔ جیسا کہ تو ان کی مدد کرتا ہے۔ جو تیری طرف سے آتے ہیں۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۵۹۹)

پھر فرماتے ہیں:۔

"اے خدائے قادر و علیم ..... اگر میں تیری نظر میں مردُود اور ملعون اور دجّال ہی ہوں۔ جیسا کہ مخالفوں نے سمجھا ہے۔ اور تیری وُہ رحمت میرے ساتھ نہیں جو تیرے بندے ابراہیم کے ساتھ اور اسحاق کے ساتھ اور اسمٰعیل کے ساتھ اور یعقوب کے ساتھ اور موسیٰ کے ساتھ اور داؤد کے ساتھ اور مسیح ابن مریم کے ساتھ اور خیر الانبیاء محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

اور اس امت کے اولیاء کرام کے ساتھ تھی تو مجھے تباہ کر ڈال۔ اور ذلتوں کے ساتھ مجھے ہلاک کر دے۔ اور ہمیشہ کی لعنتوں کا نشانہ بنا۔ اور تمام دشمنوں کو خوش کر۔ اور ان کی دعائیں قبول فرما لیکن اگر تیری رحمت میرے ساتھ ہے۔ اور تو ہی ہے۔ جس نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ انت وجیہٌ فی حضرتی اخترتک لنفسی اور تو ہی ہے۔ جس نے مجھے مخاطب کر کے کہا یا عیسیٰ الذی لایضاع وقتہٗ۔ اور تو ہی ہے جس نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔ الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ۔ اور تو ہی ہے جو غالباً مجھے ہر روز کہتا رہتا ہے انت منی وانا منک تو میری مدد کر۔ اور میری حمایت کے لئے کھڑا ہو جا۔ انی مغلوب فانتصر۔

(اشتہار ۲۷ اکتوبر ۱۸۹۴ء)

ان تحریرات پر غور کیجئے۔ ان میں اللہ تعالیٰ کی وحی پر کس قدر یقین اور وثوق پایا جاتا ہے۔ اور پھر کس طرح اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کی گئی ہیں۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں۔ تو میرے کاروبار کو تباہ کر دے۔ پھر کیا خدا نے آپ کو تباہ کیا؟ یا کامیاب و کامران کیا؟ واقعات اس بات کے گواہ ہیں۔ کہ کوئی دن ایسا نہیں چڑھا۔ جس میں احمدیت نے ترقی نہ کی ہو۔ اور کوئی ساعت ایسی نہیں آئی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام نئے لوگوں تک نہ پہونچا ہو۔ احمدیت بڑھ رہی ہے۔ جماعت پھیل رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام روشن سے روشن تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور الہٰی تائید کے نشانات بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ یہ سب کچھ ہوا۔ اور ہو رہا ہے۔ مگر جن کی عقلوں پر حجاب ہیں۔ ان کے نزدیک کچھ بھی نہیں ہوا۔ کاش وہ آنکھیں کھولیں۔ اور خدا کی اس فعلی شہادت پر غور کر کے اس راستہ پر نہ چلیں۔ جو خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے والا ہے۔

لنڈن میں عید میلاد النبیؐ کی تقریب کا افسوسناک پروگرام

دنیا کے موجودہ ہولناک مصائب اور آلام کی ذمہ داری بہت حد تک ان بد اعمالیوں۔ بے راہ رویوں۔ دین سے تمسخر و استہزا اور روحانیت سے محرومی۔ لہو و لعب اور مکروہات سے لبریز زندگی پر ہے جو اس زمانہ کا طرۂ امتیاز ہے عیاشی اور تماش بینی اس حد تک عام ہو چکی ہے کہ متانت اور سنجیدگی کہیں نام کو نظر نہیں آتی۔ اول تو دین اور مذہب کہیں ہے نہیں۔ اور اگر کہیں کوئی خود ساختہ مذہبی رسوم ادا بھی کی جاتی ہیں۔ تو ان میں بھی لہو و لعب کو داخل کر لیا جاتا۔ اور نہایت مکروہ رنگ میں کیا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے موجودہ مصائب کا جہاں نقشہ کھینچا ہے وہاں کیا ہی خوب فرمایا ہے۔ کہ

"وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

اخبارات میں شائع شدہ خبر کو پڑھ کر ہماری توجہ اس طرف مبذول ہوئی۔ جو "ہندوستانی سپاہیوں کے انگلستان میں عید میلاد النبی کی تقریب منانے کے متعلق ہے۔ قطع نظر اس کے کہ عید میلاد النبی کی شرعاً کیا حیثیت ہے۔ اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس تقریب کی تہ میں جو روح کارفرما ہے۔ وہ اس امر کی متقضی ہے۔ کہ اس کا غایت درجہ احترام ملحوظ رکھا جائے۔ اور اسے منانے کا طریق شرعی اور اخلاقی لحاظ سے نہایت پاکیزہ اور بلند ہو۔ لیکن انگلستان میں ہندوستان کے سپاہیوں نے اسے جس رنگ میں منایا۔ اس کے متعلق لکھا ہے کہ:-

"چائے کی دعوت کے بعد اردو اور پنجابی نظمیں پڑھی گئیں۔ ہندوستانی سپاہیوں نے اپنے اپنے علاقے کے ناچ سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ بھنگڑا اور خٹک ناچ زیادہ پسند کیا گیا۔ آخر میں سلطنت کی فتح کے لئے دعا کی گئی"

(انقلاب ۱۷ اپریل)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے مقدس ترین وجود کی عید میلاد کی تقریب۔ اور مسلمان کہلانے والے لوگ خواہ کہیں بھی منائیں اس بات کی متقضی ہے کہ اس موقعہ پر ذکر الٰہی کثرت سے کیا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ آپ کے فضائل و محاسن بیان کئے جائیں۔ لیکن ہمیں یہ خبر پڑھ کر انسان کی غفلت اور کوتاہ اندیشی کا احساس ہوا۔ کہ وہ لوگ جن کی آنکھوں کے سامنے جنگ کے ہولناک نظارے پھرتے رہتے ہیں۔ وہ بھی ایک نہایت مقدس مذہبی تقریب سنجیدگی اور متانت کے ساتھ نہیں منا سکتے۔ اور ایسے وقت میں بھی۔ اور ایسے روح فرسا حالات کو مشاہدہ کرنے کے باوجود وہ عید میلاد کے لئے بھی کوئی روحانی۔ اور فطرت انسان کو بیدار کرنے والا پروگرام تجویز نہیں کر سکتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی عید ہو۔ اور اس پر رنگارنگ کے ناچ اور بھنگڑا۔ الامان والحفیظ۔ پھر ستم ظریفی یہ کہ آخر میں سلطنت کی فتح کے لئے دعا کی گئی۔ بھلا ایسی دعا کا کیا فائدہ جس سے قبل ناچ اور بھنگڑا کیا جائے۔ ایسی دعا محض ایک رسم ہے جو کسی کام نہیں آ سکتی۔ دعا کے لئے انسان کے قلب میں خشیت اور رقت پیدا ہونی ضروری ہے۔ اور پورے جذبات اور تبتل اور خشوع وخضوع کے ساتھ آستانہ الٰہی پر انسان اپنے آپ کو گرا دے۔ اور اس کی کامل قدرتوں پر ایمان رکھتے ہوئے اس سے دعا مانگے۔ تو اس سے کوئی نتیجہ بھی پیدا ہو۔ ورنہ ناچنے اور گانے اور بھنگڑا کرنے کے بعد دعا مانگنا ایک مذاق ہے۔ اسی طرح عید میلاد کے پروگرام میں ان چیزوں کو شامل کرنا دین اور مذہب سے مذاق ہے

اس ضمن میں یہ خبر بھی افسوس سے سنی جائے گی۔ کہ مذکورہ بالا تقریب عید میلاد النبی میں "ووکنگ مسجد کے مولوی صاحب بھی موجود تھے" یہ وہی مشن ہے۔ جس پر ہمارے غیر مبائع دوست بے حد نازاں ہیں۔ اور جسے یورپ میں اپنی اسلامی خدمات اور مذہبی کارناموں کے لئے زبردست ثبوت پیش کیا کرتے ہیں۔

شیرینی سے تلخی میں زیادہ مزا ہے

ایک دوست جن کی آمد کم اور خانگی اخراجات زیادہ ہیں۔ سال اول۔ دوم۔ سوم اور چہارم میں حصہ نہیں لے سکتے تھے۔ پانچویں سال میں ۳۰ روپے کا وعدہ کیا۔ مگر اسے ادا نہ کر سکے۔ چھٹے سال /۴۰ کا وعدہ کیا جو ادا کر دیا۔ اب ساتویں سال میں /۵۲ کا وعدہ کیا ہے انہیں جب گذشتہ سالوں کے چندہ میں شامل ہونے کیلئے کہا گیا۔ تو وہ لکھتے ہیں۔ آپکا خط ملنے سے پہلے میں اپنے ارادہ کے مطابق /۴۰ بھجوا چکا تھا۔ آپکا خط بہت غور اور توجہ سے پڑھا۔ بہت سوچا کہ کس طرح خالی سالوں اور بقائے کی رقم ادا کروں۔ کل رات تک تو یہ ارادہ تھا کہ یہ لکھوں۔ کہ آپ مجھ جیسے شکستہ حال انسان کی معمولی رقم ہی کو حضور کی منظوری کے لئے پیش کر دیں لیکن اب میرا دل یہ کہتا ہے کہ شیرینی سے تلخی میں زیادہ مزا ہے۔ اللہ کی راہ میں اپنی جان اور نفس پر جبر کر کے بھی تحریک جدید کا چندہ ادا کرنا چاہیئے۔ اس لئے سات سال کا چندہ بیباق کرنے کے لئے /۱۵۴ روپے ادا ارسال کر کے /۵۴، آپ کے مطالبہ کے مطابق پورے بھیج رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے رحم اور کرم سے قبول فرمائے۔ احباب بھول نہ جائیں کہ "تحریک جدید کے جہاد اکبر" میں جو لوگ شامل ہیں۔ اگر کسی نے چندہ نہیں دیا۔ یا وعدہ تو کیا مگر ادا نہیں کیا۔ تو انہیں بقائے کی رقم ادا کرنی چاہیئے۔ اور خالی سالوں کا چندہ بھی حسب توفیق ضرور دینا چاہیئے۔ خالی سالوں اور بقایا پورا کرنے کی ضرورت اس لئے ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی "فوج" کے باوفا اور جاں نثار سپاہی وہی ہیں۔ جو سال تک بلا ناغہ خوشی کے ساتھ ادا کرتے رہے ہوں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

کی

قبولیتِ دُعا کے تازہ نشانات

(۱)

ایک معزز غیر احمدی جو کہ اڑیسہ اسمبلی کے ممبر ہیں ایک مسلمان سٹیٹ کے منیجر تھے۔ مگر بسبب سٹیٹ کے مالک اور ان کے درمیان نا اتفاقی کے منیجری سے برطرف کر دیئے گئے تھے۔ ادھر اسمبلی سے جو الاؤنس ملتا تھا۔ وہ بھی بند ہو گیا۔ وہ کثیر العیال اور اعلےٰ پیمانہ پر گزارہ کرنے والے مشہور تھے مگر آمدنی کا کوئی دیگر ذریعہ نہ ہونے کے باعث ان کی پوزیشن میں فرق آنے لگا۔ اور وہ بہت متفکر رہتے تھے۔ سٹیٹ کی منیجری وغیرہ کاموں کے سوا کوئی دوسری ملازمت یا کاروبار کے وہ لائق نہ تھے۔ گو منیجری کے کام میں ان کی شہرت تھی۔ مگر کسی جگہ کام نہ ہونے کے باعث بظاہر کوئی امید نہ تھی۔ کہ کسی سٹیٹ کی منیجری حاصل کر سکیں کیونکہ اڑیسہ کے گڑجاتوں میں مسلمان اعلےٰ عہدہ داروں کی گنجائش نہیں۔ اور سرکاری ضلعوں میں مسلمان سٹیٹ بہت کم ہیں۔ باوجودیکہ اڑیسہ کے اعلےٰ حکام کے پاس ان کا رسوخ تھا۔ اور وہ حتی الوسع ان کے ذریعہ ملازمت کی تلاش کر رہے تھے۔ مگر ناکام ہو گئے بالآخر کسی خیر خواہ نے ان کو صلاح دی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں دعا کے خواستگار ہوں۔ تا کہ اللہ تعالےٰ کا فضل ان کی کشائش روزی کا سامان مہیا کر دے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے دعا فرمائی۔ اور بذریعہ نوازشنامہ کے ان کو تسلی دی۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے باوجودیکہ بظاہر کوئی صورت کامیابی کی نظر نہیں آ رہی تھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا کے نتیجہ میں ایک ہندو راجہ گنگپور سٹیٹ نے خود ان کو بلا کر اپنی سٹیٹ میں ساٹھ روپیہ تنخواہ اور کافی الاؤنس پر اور استعمال کے لئے ایک موٹر کار دے کر منیجر مقرر کر دیا۔ الحمد للہ یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مستجاب الدعوات ہونے کا ایک تازہ نشان ہے۔ کاش دیگر غیر احمدی اور غیر مبایع اصحاب اس پر غور کریں۔

خاکسار سید ضیاء الحق امیر پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ اڑیسہ

(۲)

زندگی اور موت صرف اللہ تعالےٰ کے قبضہ میں ہے۔ بیماروں کو شفا بخشنے والا صرف وہی ہے۔ مگر وہ اپنے پیارے بندوں کی دعا اور انابت کو قبول فرما کر بعض دفعہ غیر معمولی حالات بھی پیدا فرما دیا کرتا ہے۔ ذیل میں اس قسم کا بالکل تازہ واقعہ درج کرتا ہوں۔

۷ ماہ شہادت (اپریل) بعد نماز عصر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بابو محمد امیر صاحب مرحوم کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب پر ان کے مکان واقعہ محلہ دارالعلوم تشریف لے گئے۔ میرا چھوٹا بچہ عزیزی عطاء الرحیم سلمہ اللہ بعمر ۱½ سال پانچ روز سے تیز حرارت بخار بیمار تھا۔ اس عرصہ میں ایک لمحہ کے لئے بھی بخار دور نہیں ہوا تھا۔ علامات کو دیکھ کر ڈاکٹر ثناء اللہ صاحب کا خیال تھا۔ کہ یہ ٹائیفائڈ ہے۔ بابو محمد امیر صاحب مرحوم کے مکان پر دعا کے بعد جب حضور واپس جانے لگے۔ تو میں نے عرض کیا۔ اگر ممکن ہو تو حضور میرے مکان پر بھی تشریف لے چلیں۔ اور عزیزی عطاء الرحیم کو دیکھ کر اس کے لئے دعا فرمائیں۔ حضور نے از راہ نوازش اسے منظور فرمایا۔ اور راستہ میں میرے مکان پر تشریف لے آئے۔ عزیزی عطاء الرحیم کو دیکھا حالات پوچھے۔ اور دعا فرما کر تشریف لے گئے۔ حضور کے تشریف لیجانے پر ایک گھنٹہ بھی پورا نہ گزرا تھا۔ کہ بچہ کا بخار بالکل اتر گیا۔ الحمد للہ الذی یشفی المرضی ویسمع دعاء عبادہ المقربین

خاکسار۔ ابو العطاءؔ جالندھری

(۳)

میرے ایک عزیز دوست نور الٰہی صاحب کے ہاں یکے بعد دیگرے چھ لڑکیاں تولد ہوئیں۔ صاحب موصوف اولاد نرینہ کے متمنی تھے۔ علاج و معالجہ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ مگر ان کی امید بر نہ آئی۔ آخر بالکل مایوس ہو چکے تھے۔ کہ انہیں محض از راہ ہمدردی و شفقت یہ تحریک کی گئی۔ کہ آپ آخری مرحلہ کے طور پر ایک درخواست دعا بحضور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تحریر کریں چنانچہ انہوں نے ایک عریضہ حضور عالی میں لکھا۔ اور بالحاح درخواست دعا کی کہ سالہا سال سے اولاد نرینہ کی خواہش و تمنا نے بے قرار کر رکھا ہے۔ اور اب بظاہر حالات امید باقی نہیں رہی تاہم دعا کے لئے عاجزانہ التماس ہے۔ نیز لکھا کہ میں حضور عالی کا ادب احترام و عزت و اکرام دل و جان کرتا ہوں۔ اور ایک حقیر رقم بطور نذرانہ بطریق سنت پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ خدائے بخشندہ و برتر نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دعا سے نور الٰہی صاحب موصوف کے دامن مراد کو گوہر مقصود سے بھر دیا اور ان کے ہاں ساتواں بچہ نرینہ پیدا ہوا۔ جس کا نام انہوں نے بطور تبرک محمود احمد رکھا ہے۔ اور اس نوزائیدہ بچے کی طرف سے دس روپیہ تحریک جدید سال ہفتم میں دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس مولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

اس بچہ کے چچا فضل الٰہی صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی بیعت سے مشرف ہو چکے ہیں۔ اور بچہ کے دادا نور الدین صاحب نیز ان کے برادر الٰہی بخش صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے اخلاص

مجلس خدام الاحمدیہ کے متعلق مالی امداد کی تحریک

مجلس خدام الاحمدیہ کی آمد کے ذرائع نہایت محدود ہیں۔ مگر کام ابتداء کی نسبت بہت وسیع ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں موجودہ حالات میں مرکزی اخراجات کو برداشت کرنا بہت حد تک مشکل ہو رہا ہے۔ اور کام میں کسی قدر روک پیدا ہو رہی ہے۔ اس لئے اس ضرورت کے پیش نظر مناسب سمجھا گیا۔ کہ ایسے مقتدر احباب جماعت جو سلسلہ کی تحریکوں سے ہمیشہ دلچسپی لیتے ہیں۔ ان کو حضور کے ارشاد مبارک کی طرف توجہ دلائی جائے کہ "جن کو اللہ تعالےٰ نے توفیق دی ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ تھوڑی بہت جس قدر بھی مدد کر سکتے ہوں ضرور کریں۔ تا کہ خدام الاحمدیہ عمدگی اور سہولت کے ساتھ اپنا کام کر سکیں"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۲ر مئی ۱۹۳۹ء)

چنانچہ جناب صدر محترم کی طرف سے ایسے احباب کو جن کے پتے مل سکے۔ خدام الاحمدیہ کی مالی امداد کے لئے تحریک کی غرض سے خطوط روانہ کئے گئے ہیں۔ بعض مخلصین نے اپنے ماہانہ وعدہ چندہ سے شعبہ ہذا کو اطلاع بخش دی ہے اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔ اور خدمت سلسلہ کے بہترین مواقع میسر فرمائے۔ اور ہر تحریک میں پیش پیش حصہ لینے کی توفیق بخشے آمین۔ ایسے احباب کے اسماء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں بغرض دعا عرض کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ مگر ایسے احباب جو خدا تعالےٰ کی توفیق سے سلسلہ کی ترقی کی حقیقی تڑپ رکھتے ہیں۔ اور ہر نیک اور مفید تحریک میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ مگر ان کے پتے باوجود

اعلان برائے بیرونی مجالس انصار اللہ

جیسا کہ قبل ازیں بذریعہ اخبار الفضل اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ بیرونی جماعتیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں مجالس انصار اللہ قائم کریں۔ چالیس سال سے زائد عمر کے احباب اس میں شامل ہونگے فی الحال صرف مندرجہ ذیل جماعتوں کی طرف سے مجالس انصار اللہ قائم کرنے کی اطلاع آئی ہے۔

(۱) کلکتہ (۲) برہمن بڑیہ (بنگال) (۳) گوجرہ (ضلع لائل پور) (۴) چک سکندر (ضلع گجرات) (۵) رنگون (۶) درگا نوالی۔ پنڈ ال۔ اچیا گوبیٹے سچاگودال۔ کوٹ کریم بخش (ضلع سیالکوٹ) (۷) کیرنگ (ضلع پوری اڑیسہ) (۸) کراچی (۹) مالیر کوٹلہ (۱۰) عالم گڑھ (ضلع گجرات) (۱۱) لاہور (۱۲) شاہ مسکین (ضلع شیخوپورہ (۱۳) شاہدرہ (لاہور) (۱۴) دتا زید کا (ضلع سیالکوٹ) (۱۵) کوئٹہ (۱۶) کوٹ رحمت خان (ضلع شیخوپورہ) (۱۷) کھیوہ بھلہ (۱۸) جہلم (۱۹) فیروزپور (۲۰) لالہ موسیٰ (۲۱) چک نمبر ۹۹ شمالی (سرگودہا) (۲۲) چوہدری والہ نمبر ۱۸ رکھ (ضلع لائل پور) (۲۳) متھیانہ (ضلع ہوشیار پور) (۲۴) لکھنؤ (۲۵) گجرات (۲۶) بہادر کوٹ (ڈاک خانہ کوہاٹ) (۲۷) لاچی بالا (ضلع کوہاٹ) (۲۸) گورداسپور (۲۹) جادرہ (سنٹرل انڈیا) (۳۰) محمد آباد (ٹھاپلی) سندھ) (۳۱) گولیکی (ضلع گجرات) (۳۲) بمبئی (۳۳) مردان (صوبہ سرحد) (۳۴) کلایہ (بمبئی) (۳۵) سکندر آباد (۳۶) بالاکوٹ ریزار (۳۷) بانکی پور (پٹنہ) (۳۸) نوشہرہ ننگے زئیاں (پسرور) (۳۹) جاڑکوٹ (ریاست جموں) (۴۰) چک نمبر ۳۳ ج۔ب (ضلع لائل پور) (۴۱) جبل پور (سی۔پی) (۴۲) چاہ ڈیڈی موضع سمرا (۴۳) لودہراں (ضلع ملتان) (۴۴) چاہ قادر موضع ٹھٹھہ

بقیہ جماعت ہائے احمدیہ بھی بہت جلد

دیہات کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ بھی اپنی اپنی جماعتوں میں سے جلد سے جلد مجالس انصار اللہ قائم کر کے مرکز میں اطلاع دیں۔ اور اپنی کارگذاری کی ماہوار رپورٹ ہر ماہ کی زیادہ سے زیادہ سات تاریخ تک دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں بھجوا دیا کریں۔ تا ان کے خلاصہ جات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں برائے ملاحظہ پیش کر دیئے جایا کریں۔ تا حال مجلس انصار اللہ کے مستقل قواعد و ضوابط باقاعدہ طور پر تجویز نہیں ہوئے۔ فی الحال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ کی روشنی میں کام کیا جا رہا ہے حضور کا خطبہ شائع شدہ الفضل یکم اگست ۱۹۴۰ کی روشنی میں مجالس بھی اپنا کام جاری رکھیں۔ وقتاً فوقتاً بذریعہ اخبار الفضل یا بذریعہ خط و کتابت انصار اللہ کے متعلق مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے ہدایات دی جایا کریں گی

انصار اللہ کے ذمہ حضور نے پانچ کام لگائے ہیں۔

(۱) تبلیغ کرنا (۲) قرآن شریف پڑھانا (۳) شرائع کی حکمتیں بتانا (۴) اچھی تربیت کرنا (۵) قوم کی دنیوی کمزوریوں کو دور کر کے اسے ترقی کے میدان میں بڑھانا۔

فی الحال جملہ بیرونی مجالس انصار اللہ مندرجہ ذیل چار کام اپنی اپنی مجالس میں جاری کر سکتی ہیں۔

(۱) ہر ایک ممبر کی حتی الوسع مسجد میں نماز با جماعت کی نگرانی۔ نگران نماز اپنے طور پر ایک نوٹ بک میں حاضری لگائے۔ اور بلا کسی معقول عذر کے زیادہ تر نماز سے غیر حاضر رہنے والے کو نماز با جماعت پڑھنے کی ترغیب دے۔

(۲) ہر ایک ممبر سے ایک آنہ ماہوار کے حساب سے چندہ وصول کیا جائے حیثیت کے مطابق چندہ کم و بیش بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن کم از کم ایک آنہ ماہوار کی توقع ہر ایک ممبر سے کی جاتی ہے۔

(۳) ہر ایک ممبر سے آدھ گھنٹہ روزانہ بوقت ضرورت مندرجہ بالا پانچ کاموں میں سے کوئی کام لیا جا سکتا ہے۔

(۴) تعلیم ناخواندگان۔ جماعت کے ان پڑھ افراد کو تعلیم دینا۔ مجالس تفسیر کبیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس بھی جاری کریں۔

مرکز میں جو عارضی انتظام کیا گیا ہے وہ اس طرح ہے۔ دس تک ارکین پر ایک گروپ لیڈر (سردار حزب) مقرر کیا گیا ہے جو اپنے اپنے حلقہ کے ارکین سے اپنے بالا افسران کی ہدایت کے مطابق کام لے۔ اور ان کی نگرانی کرے۔ گروپ لیڈروں کے اوپر ایک زعیم ہوگا۔ جو تمام کام کا رہنما اور ذمہ دار ہوگا۔ زعیم مختلف شعبہ جات کے چلانے کے لئے اپنے مددگار مقرر کر سکتا ہے۔

تمام مجالس سے استدعا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اخلاص اور باقاعدگی کے ساتھ انصار اللہ کے متعلق تمام امور کو سرانجام دیں۔ تا وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ اور ان کے فضلوں اور انعاموں کے وارث ہوں۔ (آمین)

خاکسار: شیر علی عفی عنہ
صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

کوٹ آغا خان ضلع سیالکوٹ میں جلسہ

۱۲-۱۳ مارچ جماعت احمدیہ کوٹ آغا خان کا پہلا سالانہ تبلیغی جلسہ ہوا۔ اجلاس اول جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں گیانی واحد حسین صاحب اور مولوی محمد یار صاحب عارف نے جماعت احمدیہ کی تعلیم رواداری اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید۔ احادیث اور بزرگان سلف کی پیشگوئیوں کے موضوع پر تقاریر کیں۔ نماز ظہر و عصر کے بعد مولوی محمد یار صاحب عارف کی صدارت میں دوسرا اجلاس ہوا۔ جس میں مولوی محمد سلیم صاحب نے انقطاع نبوت کے نقصانات اور اجرائے نبوت کے فوائد پر چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے جماعت احمدیہ کی تعلیم و عقائد پر اور ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے موضوع پر تقریریں کیں۔ اس دن ایک غیر احمدی مولوی نے ہم سے مناظرہ کرنا چاہا۔ لیکن جب ہم نے کہا کہ تحریری شرائط طے کرنے کے بعد مناظرہ کر لیں تو انہوں نے مناظرہ کرنے سے پہلو تہی کر لی۔

دوسرے دن پہلا اجلاس مولوی محمد سلیم صاحب کی صدارت میں ہوا۔ مولوی اعجاز احمد صاحب مولوی فاضل نے وفات مسیح پر۔ مولوی محمد احمد صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور میں نے مسلمانوں کی عملی اور اعتقادی بدحالی اور اس کے علاج پر تقریر کی۔ اس کے بعد جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے ناظر اعلیٰ اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بذریعہ کار قادیان سے تشریف لائے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے جماعت احمدیہ کی ذمہ داریوں کے موضوع پر لطیف تقریر فرمائی۔ چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے نے بھی تقریر فرمائی۔ ظہر و عصر کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں دوسرا اجلاس ہوا۔ جس میں گیانی واحد حسین صاحب مولوی محمد سلیم صاحب مولوی محمد یار صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے تقریریں کیں۔ بالآخر صاحب صدر کی صدارتی تقریر کے بعد جلسہ دعا پر برخواست ہوا۔

خاکسار:۔ محمد اسمٰعیل دیال گڑھی مبلغ سلسلہ احمدیہ ہانڈ گھنیا لیاں ضلع سیالکوٹ

بحیرہ روم میں اٹلی اور جرمنی پر ایک زبردست کاری ضرب

لنڈن ۱۶ اپریل۔ بحیرہ روم میں آٹھ اطالوی جہازوں کی تباہی کی خبر نے بحری حلقوں میں مسرت آمیز سنسنی پیدا کردی ہے۔ یہ جہازی قافلہ جو تین تباہ کن جہازوں اور پانچ مال لے جانے والے جہازوں پر مشتمل تھا سسلی سے ان جرمن اور اطالوی فوجوں کے لئے سامان جنگ اور کمک لیکر ٹریپولی کو جارہا تھا جو اس وقت مغربی صحرا میں برطانوی فوجوں سے برسرپیکار ہیں۔ قاہرہ سے موصولہ اطلاع کے مطابق طبرق اور سلوم کی لڑائیوں میں جو جرمن گرفتار ہوئے ہیں۔ ان کی زبانی معلوم ہوا ہے۔ کہ ٹریپولی سے لیبیا کی طرف بڑھنے والی جرمن فوجوں میں خوراک اور پانی کی قلت حدّ امکان سے تجاوز کرچکی ہے البتہ سامانِ جنگ کی فراوانی ہے۔ گرفتاری کے وقت ان قیدیوں کی حالت بھوک اور پیاس کی وجہ سے ابتر ہورہی تھی۔ بحیرہ روم میں ٹریپولی کے قریب جو آٹھ اطالوی جہاز غرق کئے گئے ہیں۔ ان کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ سامان خوراک اور گولہ بارود وغیرہ لیکر سسلی سے آرہے تھے۔ فوجی حلقوں کا بیان ہے کہ لیبیا میں حالات باعث تشویش ضرور ہیں۔ مگر خطرناک اور یاس انگیز نہیں۔ سامان کی بہم رسانی کا سلسلہ منقطع ہوجانے پر حالات یکلخت پلٹا کھائینگے۔ اور جو اطالویوں کے ساتھ ہوا تھا۔ وہی داستان جرمنوں کے ساتھ دہرائی جائیگی۔ بحیرہ روم میں اٹلی کی فوجی قوت کا خاتمہ کیا جاچکا ہے۔ اب جرمنی سے مقابلہ ہے۔ جو وسیع رقبے پر قابض ہے۔ مگر جسے مقبوضہ ممالک کا اتحاد اور تعاون حاصل نہیں۔ اسکے مقابلہ میں سلطنت برطانیہ کے تمام اجزاء متحد ہیں۔ اور امریکہ کی متحدہ امداد حاصل ہے۔ ان حالات میں موجودہ صورت یاس انگیز نہیں ہوسکتی۔

ہندوستانی جنگی عجائب خانہ

حکومت ہند نے ایک کمیٹی بنانیکا فیصلہ کیا ہے۔ جسکا مقصد یہ ہے۔ کہ ہندوستانی جنگی عجائب کے قیام کیلئے چیزیں جمع کرے تاکہ ہندستان کی ان کوششوں کی یادگار قائم رہے جو برطانیہ کی جنگی امداد کے سلسلہ میں کررہا ہے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۷ اپریل وزارت دفاع کا ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ کل شام ہوتے ہی جرمن طیارے پرے کے پرے باندھ کر لنڈن پر حملہ آور ہوئے۔ یہ حملہ بارہ گھنٹے مسلسل جاری رہا۔ یہ حملہ موجودہ جنگ کا شدید ترین حملہ تھا۔ بازاروں اور گلیوں میں مسمار شدہ مکانوں کے ملبہ کے ڈھیر لگ گئے۔ کئی جگہ ٹریفک بند ہو گیا۔ تجارتی مرکز گرجے ہسپتال۔ سنیما اور بڑی بڑی دکانیں تباہ ہو گئیں۔ ویسٹ اینڈ میں دنیا بھر کی خوبصورت ترین عمارتیں کھنڈر بن گئیں۔ ملبہ سے بعض پناہ گاہوں کے منہ بند ہو گئے۔ جانی و مالی نقصان بہت ہوا۔ مشہور ماہر اقتصاد لارڈ سٹیمپ اور لیڈی سٹیمپ نیز لارڈ آف لینڈ ہلاک ہو گئے۔

لنڈن ۷ اپریل جاپان کے بحری بیڑے نے چین کے جنوبی ساحل کی مکمل ناکہ بندی کا اعلان کر دیا ہے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ چینگ کنگ گورنمنٹ کو اب کوئی مال نہیں جانے دیا جائے گا۔ اگر کسی غیر ملکی جہاز نے جانے کی کوشش کی۔ تو اسے گرفتار کر لیا جائے گا۔ بیس جاپانی آبدوزیں بھی چینی سمندر میں بھیج گئی ہیں۔

الہ آباد ۷ اپریل - آج پولیس نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر (سوراج بھون) کی تلاشی لی جو سات گھنٹے جاری رہی۔ پولیس جاتی دفعہ بہت سے فائل اور کاغذات لے گئی۔

لنڈن ۸ اپریل - ترکی کے برطانوی سفیر نے انگریز باشندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ جلد از جلد ترکی سے نکل جائیں

میکسیکو ۷ اپریل یہاں سخت زلزلہ آیا۔ دو شہروں کا نام و نشان مٹ گیا۔ اندازہ ہے کہ پندرہ ہزار اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے ہیں۔ لاوا نے ساحل کے ساتھ کئی گاؤں تباہ کر دیئے ہیں۔

لاہور ۷ اپریل پنجاب اسمبلی کے ووٹروں کی آخری فہرستیں شائع ہو گئی ہیں۔ اور اب ان میں کوئی ردوبدل نہ ہو سکے گا۔ ووٹروں کی تعداد ۲۹ لاکھ ہے۔ گذشتہ الیکشن پر ۲۶ لاکھ ووٹر تھے۔ یہ ضروری نہیں۔ کہ ۱۹۴۲ء میں نئے انتخابات ہوں۔

بمبئی ۷ اپریل ہفتہ مختتمہ ۱۵ اپریل کے دوران میں یہاں چالیس اشخاص طاعون میں مبتلا ہوئے جن میں سے اٹھارہ ہلاک ہو گئے۔ پہلے ہفتہ میں ۸۳ مبتلا اور ۵۶ ہلاک ہوئے تھے اس ہفتہ میں ۶۸۹ اشخاص ہیضہ میں مبتلا اور ۴۳۳ ہلاک ہوئے۔ اس سے پہلے ہفتہ ۳۸۳ مبتلا اور ۱۴۷ ہلاک ہوئے تھے۔

لنڈن ۷ اپریل ۹ ہزار اطالوی اسیران جنگ ادیس آبابا لائے گئے ہیں

میڈرڈ ۷ اپریل سپین اب پھر نازی سرگرمیوں کا مرکز بن گیا ہے جرمنی اپنی فوجی کامیابیوں کا پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔

دہلی ۷ اپریل شمالی وزیرستان میں دو سو قبائلیوں نے ایک برطانوی چوکی پر حملہ کیا۔ اور چار اشخاص کو اغوا کر کے لے گئے۔

مالٹا ۷ اپریل - فوجی حکام نے اعلان کیا ہے کہ ۲۲ اور ۳۳ سال تک کی عمر کے نوجوانوں کو فوجی خدمت کے لئے بلایا جاتا ہے۔ اور جبری بھرتی کا نفاذ کر دیا گیا ہے

نیویارک ۷ اپریل - امریکن گورنمنٹ نے لوہے کے نرخوں پر کنٹرول کا اعلان کر دیا ہے۔ نرخ مارچ ۱۹۴۱ء کے نرخوں سے آگے نہ بڑھ سکیں گے۔

لنڈن ۷ اپریل - برطانوی بیڑے کے ایک دستہ نے مغربی بحیرہ روم میں دشمن کے آٹھ جہاز جو سسلی سے ٹریپولی جا رہے تھے۔ پانچ سپلائی اور تین جنگی جہاز تھے۔ ڈبو دیئے ایک برطانوی جنگی جہاز بھی تارپیڈو لگنے سے ڈوب گیا۔

وشی ۷ اپریل - مارشل پیٹان نے حکم دیا ہے کہ ان کی اجازت کے بغیر فرانسیسی بیڑے کا کوئی جہاز ادھر ادھر حرکت نہ کرے۔ موسیو دارلان چونکہ جرمنوں کی سازباز سے جہازوں کو ادھر ادھر بھیج رہے تھے۔ اس لئے یہ حکم دیا گیا ہے۔

لنڈن ۸ اپریل - برطانوی طیاروں نے برلین پر ایسا زبردست حملہ کیا۔ جو پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ شہر کے عین بیچ میں بہت وزنی بم پھینکے گئے۔ یہ بم نئی قسم کے ہیں۔ جو یہاں ابھی استعمال کئے گئے ہیں۔ پہلے استعمال ہونے والے بموں سے یہ پانچ گنا زیادہ خطرناک ہیں نازی ریڈیو نے مان لیا ہے کہ اس حملہ سے شہر میں کئی جگہ آگ لگی۔ اور کئی دیگر مقامات پر بھی آتش افروز بم پھینکے گئے۔ اس کے علاوہ فرانسیسی ساحل کی ایک بندرگاہ میں تجارتی جہازوں پر حملہ کیا گیا۔ ایک جہاز کے ٹکڑے اڑ گئے۔ راٹرڈم اور کولون پر بھی بم برسائے گئے۔

لنڈن ۸ اپریل برطانوی وزیر دفاع نے ایک بیان میں کہا ہے کہ بدھ کی رات کو جرمن طیاروں نے جو شدید حملہ کیا تھا۔ اس کے بعد لنڈن کے لوگ ایسی جلدی سنبھل گئے ہیں۔ کہ دیکھ کر اچنبھا ہوتا ہے۔ آج لوگ اپنے کام کاج میں مصروف ہیں۔ امریکن سفیر نے کہا کہ لنڈن کے لوگوں کے متعلق جو سنا ہوا تھا۔ کہ وہ ان حملوں کی پروا نہیں کرتے۔ اس کا مطلب اب سمجھ میں آیا ہے۔ جرمن طیاروں نے آج رات پورٹسماؤتھ پر حملہ کیا۔ مگر کوئی زیادہ جانی یا مالی نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۸ اپریل یونان میں برطانوی۔ یونانی مورچوں کو توڑنے کے لئے جرمن سر دھڑ کی بازی لگا رہے ہیں اور سپاہیوں کو لڑائی کی آگ میں اندھا دھند جھونک رہے ہیں۔ انہوں نے کئی حملے کئے۔ مگر ہر بار ان کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ اندازہ ہے کہ یونان کی لڑائی میں جرمنی کے کم سے کم ۵۰ ہزار سپاہی مارے جا چکے ہیں۔ وہ بھیڑ بکریوں کی طرح کٹ رہے ہیں۔ مگر جرمن ہائی کمانڈ دل کے دل جھونکتا جا رہا ہے۔ لڑائی کا دور گو نازک ہے۔ لیکن جہاں طاقت مساوی ہو۔ میدان ہمیشہ برطانیہ کے ہی ہاتھ رہتا ہے۔ اولمپس کے اہم مورچہ پر نیوزی لینڈ کی فوجیں ہیں۔ البانیہ میں یونانی فوج کا ایک بازو خطرہ میں پڑ گیا ہے۔ اس لئے ممکن ہے یونانیوں کو البانیہ خالی کرنا پڑے۔

لنڈن ۸ اپریل - لیبیا میں جرمنوں کی پیش قدمی روک دی گئی ہے۔ طبروق اور سولم میں جرمن اب حملہ کرنے کے بجائے بچاؤ کر رہے ہیں۔ وہ اس قدر جلد یہاں تک اس لئے آ پہنچے کہ وہ ساحل کے ساتھ نہیں بلکہ ملک کے اندرونی حصہ سے بڑھے اور اس طرح برطانوی بیڑے کی توپوں سے بچ کر نکل گئے۔ مگر اب ان کے لئے سوائے اس سڑک کے کوئی رستہ نہیں جس کے ایک طرف سمندر اور دوسری طرف ریگستان ہے۔ اور اب برطانوی بیڑے سے بچ کر وہ نہیں جا سکتے۔

لنڈن ۸ اپریل طبروق اور سولم میں پیدل فوجوں کی امداد کرنے کے علاوہ برطانوی طیارے سرے نیکا میں اور کئی جگہ بھی دشمن کو نقصان پہنچاتے رہے۔ فوجی لاریوں۔ گوداموں اور سامان جنگ پر بھاری بم برسائے۔ ڈرنا کے ہوائی اڈہ میں بموں سے کئی طیاروں کو نقصان پہنچایا گیا۔

انقرہ ۸ اپریل - ترکی کا جرمن سفیر ہر فان پاپن آج بذریعہ طیارہ برلین روانہ ہو گیا۔ جرمن حلقوں کا بیان ہے کہ وہ چند ہفتے وہاں ٹھہرے گا۔

سنگاپور ۸ اپریل یہاں نئی قسم کے امریکن ساخت کے بہت سے نئے ہوائی جہاز پہنچے ہیں

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی